اینجانب

حضرت اس پنچ کے مضمون نے اینجانب کی دال گلنے ہی نہیں دی - اپنے لکھیں حیادار کے لکھو بیٹھے تو سہی - کتنا لمبا ہے -

لیڈیوں سے چھیڑ چھاڑ

جو دل قابو میں ہو تو کوئی رسوا ہے جہاں کیوں ہو
خلش کیوں ہو تپش کیوں ہو قلق کیوں ہو فغاں کیوں ہو

لیجئے حضرت یہ نیا جنون نکلا اور کلکتہ شریف کو اسکا افتخار حاصل ہوا - وہ جنون کیا - یہی دن دہاڑے یہودن چھوکریوں کے بوسے لینا - بھلا یہ بھی کوئی بات ہے - کہ لڑکیاں اسکول کو جا رہی ہیں - کوئی مسلمان لڑکا جھپٹتا ہے اور خلوت سے بوسے لیتا ہے - کوئی سخت کافر ہے کہ آگا دیکھا نہ پیچھا - جب چاہا لیا اور چلتے ہوئے - دفعہ ۳۵۴ تعزیرات ہند کی شکنجہ میں کسنے کے لئے صاف صاف لفظوں میں بتا رہی ہے - کہ اگر ایسا کروگے تو دھر پکڑ ٹھیر جائیگی - بڑے گھر کی سیر اپنی ادا ہی ہوگی - اور لسبیلا میں جرمانہ بھی جبر آ قہرا اسی میں سے شامل کر دینا ہوگا - تعجب ہے بنگال شریف میں یہ کیسے جوان - وہاں کے آدمی تو نہایت بزدل ہوتے ہیں - ذرا جنبش کی اور پیچھے کو گنبد کی طرح لڑھکتے ہوئے چلدیئے - تھوڑی سی دھمکا رہنائی اور دانت نکال دیئے - نانی مرگئی یعنی قلم بند ہوگئے - چوہوں کی خالہ کی طرح کان دبائے پیچھے ہٹتے گئے میں زمین میں گڑ گئے - لیکن اب کچھ پر پرزے نکلے ہیں - پارٹیشن اسکیم نے اتنا تو اثر کیا کہ انہیں ہاتھ پیر نکالنے کی سوجھی - بوسہ لینا گویا استعمال بالجبر کا پہلا سبق ہے ؎

ہتکنڈے دیکھئے ہوتا ہے کیا

۲۸ - مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کو راہ چلتے چلاتے زبردستی بوسہ لینے کی عادت نے اپنا جنم لیا - اور ۸ - اپریل کو ایک دل چلے نے اسکا اعادہ کیا یہ ایکا تو بیڑ عبید ہو گیا ہے ؎

نظر خوب ہے ذرا گڑ بڑی خدا خیر کرے

بات یہ ہے کہ بنگالیوں نے عشق گشتنی روز اول کے بالکل خلاف عمل کیا ہے - شاید کہ کے جانور دماغ نے اسکو مناسب سمجھا ہے - کہ گربہ گشتنی روز اول - بات یہ ہے کہ یہودنیں سفید اور لال رنگوں کا مجموعہ ہیں - چہنا واو بنا و سب یکساں ہے - گو آخر گورے ہیں تو دھایا اور رعایا چوبے سے کم نہیں - دوست دیکھ اس میں کہاں جسے وہ جیسی چاہو جلی کٹی کہو - کوئی سنا کہ کان ہلاتیں - ایک پارٹیشن نہیں - سو پارٹیشن ہو جائیں - بہرے بنا شد - تھوڑی سی چوں چرا ہوگی اور بس - اخبارات میں جھلکتا کہ کلکتہ میں ایک نوجوان یہودن لڑکی ادھر ادھر نظر بیں گھسا فی اسکول کو جا رہی تھی - اسکو کیا معلوم تھا کہ ؎

مری تیز نگاہوں کی کیا لعل پہ چوٹ پڑتی ہے
یکایک دینے لگتے ہیں گواہی دیکھنے والے

اور نہ اس بات کا خیال تھا ؎

ایک تو فتنہ ہے اس پہ نشیلی آنکھیں
ہوش اڑتے ہیں جدھر کو وہ نظر کرتے ہیں

آپ جانئے کلکتہ میں دس بجے کا وقت یوم حشر سے کم نہیں ہے - اس وقت جو ہے سوا اپنی دھن میں بگٹٹ بھاگا جا رہا ہے ہکا بکا ہوا - کوئی دفتر کو جھپٹ رہا ہے - کوئی کارخانہ کی طرف لمبی لمبی ڈگیں بھر رہا ہے - لڑکے لڑکیاں اسکولوں کالجوں کو لبیک کہہ رہے ہیں - گاڑیاں ہیں کہ کھڑ کھڑ چلی آ رہی ہیں - کہ دم نہیں لینے دیتی - ایک کی دم کے پیچھے ایک تانتا لگ رہا ہے - سڑک کی اس سمت سے اس سمت نکل جانا ذرا کار دشوار - بس یوں سمجھئے کہ پل صراط پر گزرنے کی برابر ہوتا ہے - خدا گھبرا کے قدم ڈگمگائے - اور بیکنٹھ واصل ہوئے - سیدھے جنت کو سدھارے - سڑک کے دونوں اطراف چلتے ہوئے کھوے سے کھوا چھلتا ہے - اگر چاہیں کہ دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چند قدم چلے جائیں تو یہ ممکن ہی نہیں - یہی وقت ایسا ہوتا ہے کہ اگر ٹوپی اتار لیں جیب کتر لیں - کسی کے چلتے چلتے کرشمہ کر دے گول قمقموں کو شسل دیں بھینچ دیں - دبا دیں اور ادھر ادھر ہو جائیں تو معلوم ہی نہ ہو - کہ ملزم تھا کون - اس وقت سب کو نفسی نفسی کی پڑی رہتی ہے - کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی - بس سر ہی سر دکھائی دیتے ہیں - خدا کوئی چلتے چلتے رکا اور پیچھے سے انسانی بیل گاڑی کا دھکا لگا پھر سے بیڑا اجاڑی - ٹرام کے پہئے سے معلوم ہو کہ اسکا اثر کہاں تک پہونچا - سب گاڑیاں تھم جاتی ہیں - کوئی گر پڑتا ہے کوئی گنبد ہیٹو کرنے لگتا ہے - کوئی شالا کا شاہ کہتا ہے - غرض اس وقت اور ایسی حالت میں کسی ماہ لقا کا گزرنا خالی از وقت نہیں - یار لوگ وہ تماشا کرتے ہیں کہ الحذر الحذر - حضرت داغ مرحوم ہی فرماتے ہیں ؎

ہو لڑکپن کا زمانہ وہ ادا کیا جانیں
ابھی معصوم ہیں ہنس بول یہ وہ شرمانا بھی نہیں

گو یوریشین اور یہودنوں پر صادق نہیں آتا - یہ سنتے ہیں حضرت خبر بھنے گئے تھے کلکتہ - لیکن کچھ زیادہ گھبرا اگھا ری کی نہیں - مدنہ نور رنگ سے پیشتر یہ خبر بھی دلوان

سے خارج کر دیتے سے ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے یا اللہ
ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا

یاں لڑکپن میں ہی وہ داؤں گھات ناز کرتے آتے ہیں - کہ اچھے اچھے زاہد ٹھوکر کھاتے اور کفر بکتے ہیں - جی سے غرض یہ نوجوان لڑکا ہزار جان سے عاشق ہو گیا - پرچھائیں کی طرح پیچھے لگ گیا - کبھی اسکی سمجھ میں آتا ہے

جی چاہتا ہے چھیڑ کے ہوں اُس سے ہمکلام
کچھ لطف کی ہو دیر سوال و جواب میں

کبھی اپنے دل ہی دل میں کہتا ہے
خدا بچائے قیامت کے ہیں تمہارے دن
یہ پیاری پیاری جوانی یہ پیارے پیارے دن

کبھی آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یہ شعر پڑھتا ہے
الٰہی تو نے حسینوں کو کیوں کیا پیدا
کچھ انکی ذات سے دنیا کا انتظام نہیں

کبھی دل کو سمجھاتا ہے بشر کو گر نہ ملتی عشق کی دولت
نہیں تھا کوئی رتبہ کا شخص اول سے آخر تک

ایک لمحہ کے لئے یہ خیال آتا ہے
مزا جب ہے کہ اس انداز سے ہوں پیار کی باتیں
ہمارا ہاتھ سینہ پر تمہارا ہاتھ گردن میں

اور پھر جل جاتا ہے ایک تو حسن بلا اس پہ بناوٹ آفت
گھر بگاڑینگے ہزاروں کے سنورنے والے

اسی اُدھیڑ بن میں تھے - کہ اُس نے انکی طرف نگاہ کی اور مسکرا کرکے پھیر لی اب انکا کیا پوچھنا ہو گئے دیوانے اور ایک آہ سرد کھینچ کر اشعار کا دفتر کھول دیا ہے

کیوں چُراتے ہو دیکھ کر آنکھیں + کر چکیں میرے دل میں گھر آنکھیں
ہوئی جاتی ہیں کیوں نیچی نگاہیں - + کہو تو کیا ہے قربان اس حیا کے
یہ ناز یہ نگاہیں یہ چلبلی یہ شوخیاں + تم اس سے بھی سوا ہو قیامت سے کم نہیں
کیسا نظارہ کس کا اشارہ کہاں کی بات + سب کچھ ہے اور کچھ نہیں نیچی نگاہ میں
نئی شوخی ہے چشم فتنہ زا کی - + تغافل یوں کیا گویا حیا کی +
رہ گئے آنکھوں کو کیجے تھام کر + آنکھ جس جانب تمہاری اٹھ گئی
ہم تو اس آنکھ کے ہیں دیکھنے والے دیکھو جسمیں شوخی ہے بہت اور حیا تھوڑی سی
تیرے جلوے کا تو کیا کہنا مگر - + دیکھنے والے کو دیکھا چاہئے

چاہئے کہنا وہ کسی بُت کا دم نظارہ + آنکھ بھر کر جسے دیکھے تو از جا ہو جائے
ناز کرتے ہیں وہ ہر بات پہ یہ لیکن + اسکو کہتے ہیں ادا اور ادا کوئی ہے
لڑکی نے بہت چاہا کہ نظر کر دیکھے - مگر یہ تو بے سبق پڑھا ہی نہیں ہے

دل چُرایا ہے [illegible] آنکھیں ملا کر [illegible]
[illegible] ہوتی ہے [illegible] نگاہ کی آنکھ

اُس نے یہ شعر پڑھا
[illegible] ستم سے بھی خوش ہیں [illegible] ظالم
وہ ستم کوئی لطف ہو جس میں

پھر یہ سنایا
ذبح کرتے ہیں پھر پامال کرتے [illegible] ہیں
[illegible] یہ حسن والے [illegible]

زور سے کہا ہے
لطف حسن و عشق [illegible] کمال سے دل سے
[illegible] آرزو [illegible] تمہاری آرزو

پنجے گڑوں میں سنایا
[illegible] شوخی شرارت بھولی بھالی [illegible] ناز
مجھے [illegible] اور بھی [illegible] آتا ہے

گنگنا کے کہا
شوخی میں نزاکت ہے تو ہے ناز میں ناز
تعلیم تمہیں پائی ہے اچھے ادیب سے

سنکے میں پڑھا
کوئی سیکھے خاکساری کی روش تو ہم سکھائیں
خاک میں دل کو ملا کر کوئی تم سے سیکھ جائے

سیٹی میں ادا کیا
سادگی بانکپن اغماز شرارت شوخی
تمنے انداز وہ پائے ہیں کہ جی جانتا ہے

وہاں جو اس نظارہ کئے جاؤ - ایک دن ذرا ہاتھ سے چلتے ہوئے کر ابھی نکالا
مگر اُس نے کچھ اثر نہ دکھایا - پر وہ انکا پروا نہ تھا

بل بے شدا آپکی [illegible] مزاج
اب تلک بوسہ کے انکار چلے جاتے ہیں

سب اُس نے دیکھا کہ سیدھی انگلیوں گھی نکلتا نہیں مطلب بنتا نہیں - حضرت دل قابو میں نہیں تو جلدی سے لپک کر بیچ کر یہ شعر پڑھتے ہوئے بیگم کا بوسہ لے لیا ؎

اغیار و کھا جاے محبت تو عجب کیا
سینے سے لگا لیجئے مری جان سمجھ دل کو

یہ کیا تھا وہ تڑپ کر الگ ہو گئی آپے سے باہر ہو کے سوال و جواب ہونے لگے اس نے چپکے سے کہا ابھی ؎

برسات کی ہے مزا کیا ہے مزا ہے اس میں
کہ پیا ہو تمہیں پاس تمہارا ہم کو

لیکن وہاں دیکھا دے کی غصنی ہوئی تھی - لوگ کھڑے ہوگئے - اور اُنکی شکایت بیہودگی پر عشق ... کرنے لگے - مگر ؎

بظاہر انکو حیا دار لوگ سمجھے ہیں
حیا میں جو ہے شرارت کسی کو کیا معلوم

آخر کار معاملہ عدالت تک پہونچا - گرفتار کئے گئے مسٹر اگر گرجی کو کہ صاف اُڑ گئے - خوب جج کی اگلی پچھلی باتیں اُکھاڑیں - بیہودگیوں کی کرتوت کا خاطر اُڑایا ... صاحبزادے کو ... بتایا - عدالت کو سمجھایا بجھایا کہ اس مجلس کا وقت اور ایک نازک جان کو ملزم کر ڈالنے کا پارا میں ایک لی کو دھوکہ ہوا ہے - کیا مجھے اس خاندانی لڑکے سے بھی ایسا نہیں ہوا ہے کوئی ملکا فی لفنگا ہوگا - جس نے یہ دنگا کیا ہوگا - شریفوں کے یہ کام نہیں - ایسی بدکرداری کے ایسے انجام نہیں - عدالت نے ملزم کو شبہ کا حق دیا - اور صاف چھوڑ دیا - وکیل کی بحث پر صلاح کی - اُدھر والوں نے داد دی - صاحبزادے چھوٹ گئے - مدعی کے عذر کے بند ٹوٹ گئے -

ارے واہ میرے شیر مسٹر تیرے کے کہنے - تو تو قانون کا پُتلا نکلا - خوب ہی چٹکلا چھوڑا - اور اصل بات یہ ہے کہ ؎

وکیل وہ ہے جو چھڑا لے جو صاف ملزم کو
وکیل عذر سے قائل کرے یار حاکم کو

بقلم مسٹر لیے آر میر منشی - از لکھنو

نوٹ - افسوس ہے کہ یہ مضمون گرمی کی وجہ سے نظر سے بچل گیا - چونکہ برسات میں زنگ لگ جانے کا اندیشہ ہے - لہذا فوراً طبع ہوتا ہے ۱۰

کیا ہجر میں شراب کو چھوٹے ہیں ڈالئے
کیا پھونکئے فراق میں فصل بہار کو

یا پنچ السلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون - کہیے مزاج کیسا شریف؟ (پنچ) علیکم السلام و علیہ الرحمت والمغفرت - یا ایہا المولانا ظریف الزماں مدت بعد وارد و صادر ہوئے - فرمائیے تو سہی کہاں کہاں کی اس سبز اور شاداب برساتی موسم میں سیر کی - (ظریف) یار کچھ نہ پوچھو - خاک سیر کی؟ پتھر سیر کی - ہم سے جو دریافت کرتے ہو - تو جگنو کی - مسجد کی - دیر کی - جنگلوں کی - کھیر کی - بھسلور کی - دیر کی - میر کی - بیر کی - ٹاپ کی - بیر کی - بندوق کی - خیر کی - کچھ خبر ہی نہیں - ملہار کی سریلی و دلکش صدائیں نرالی متوالی - البتہ کچھ ایسی کانوں کی راہ دل و جگر میں گھر کر گئیں - کہ اپنی تو ہم کہتے ہیں - سو تو قبل ان تموتوا - کے مصداق بنکے - یا دول سمجھے کہ ؎

ہماری ہے سے پوچھو کو کہن کی کو کہن جانے

آہ یہ مُردہ دلوں میں روح پھونکنے والا موسم - اور اپنی تنہائی - تمہیں بتاؤ گھبرا کر محنت نہ کہوں تو کیا کہوں - کس پر - اپنے دل پر - میں یہ کس غارت گر دین و ایماں کی آواز ہے - اہا ہا - یہ تو وہی سراپا حسن و خوبی گل گلزار محبوبی ہاں خوش اسلوبی موسمی غزل گا رہی ہے - ہائے اے دل تو دار فتگان محبت کو غزل کے بول ہی الٹی چھری سے حلال کرنے کے لئے کچھ کم نہ تھے - اس پیاری اور خوشگوار آواز نے اور بھی قیامت توڑ دی غور مزید کے بعد بندہ درگاہ نے غزل کے اشعار واسطے ملاحظہ ناظرین کے لکھ مارے ہیں ملاحظہ فرمائیے ؎

صحبت و خلوت کا ہو موسم مزا برسات میں ⁂ گر میسر ہو وصال دلربا برسات میں
یار پہلو میں نہیں تو میکشی کا لطف کیا ⁂ دل جلاتی ہے مری ٹھنڈی ہوا برسات میں
وصل کی شب وہ قسم دیکے اپنے ہاتھ سے ⁂ دے مجھے جام شراب جانفزا برسات میں
اندمال زخم دل اس فصل میں ممکن نہیں ⁂ داغ فرقت اور ہوتا ہے ہرا برسات میں
عاصیوں کو کرے محشر نہ پھر تکلیف دے
اے بیاں آئے اگر روز جزا برسات میں

راقم بیان تھراوی

مسٹر پنچ - تسلیم - مزاج شریف - میں نے تھوڑا سا خیال باڑھ - تیار کرکے

آپکی خدمت میں پیشکش کیا ہے اگرچہ مزیدار اور گلا ہو تو شوق سے بکھ جاؤ - اور اگر نہ گلا ہو تو مجھ سے گلا کیا بادل کا گرجنا بجلی کی آنکھیں دکھانا آسمان کا نیلا پیلا رنگ میرے دل پرمحن کو اور بھی سہمائے دیتا ہے سخت متحیر ہوں - کیسکے آگے جاکے سر پھوڑوں الٰہی کیا کروں ✦

ابھی تو بت طناز ہی کے غضب کے پنجہ میں اسیر تھا - مگر بادل اور بجلی اور آسمان بھی انکا ساتھ دینے لگے - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت پروردگار عالم بھی مجھ سے خفا ہیں - سخت پریشانی میں مبتلا ہے کہ کس سے اپنی دادخواہی کروں

خدا بھی خوبصورت کو نہایت دوست رکھتا ہے

ارادہ کونسے در پر کروں میں دادخواہی کا

اُس ستمگر کے ناراض ہوجانے کے افسوس میں شام سے جاگتے جاگتے سحر ہوجاتی ہے - حضرات یہ ماہ بھادوں کا اندھیر دیکھئے کہ رات کو چین نہیں لینے دیتا - دل میرا اشل پانی کے نیچا دیکھ رہا ہے - کیونکہ ✦

نالہ درد قیامت کا اثر رکھتے ہیں

الحال تو مجھ پر ڈگری ہوگئی ہے - مگر جس وقت اپیل میری بحال ہوگئی اُس وقت چُن چُن کر رقیبوں کی خبر لیجائیگی - کیونکہ معلوم ہوتا ہے - کہ میری اپیل بارگاہِ خدا میں گذر گئی ہے - اور خدا نے میرے حال زار پر رحم کھایا ہے - غضب کا سپاہی آج مشرق سے نکلا ہے - اور در ستمگار پر پہونچا ہے جسے دیکھکر حضرت دل پسینے پسینے ہورہے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا رحم کرے - یہ گرمی دور ہو - حضرات قسمت کی آزمایش کرتا ہوں - دیکھئے کیا تجویز ہوتی ہے ✦

لطیفہ

ایک محفل میں اس ماہ بھادوں میں ایک نازنین اپنی خوش الحان آواز سے گا رہی تھی - اور چند صاحبان نئی روشنی کے بگڑے دل موجود تھے جس وقت طوائف صاحبہ کو نغمہ دیا گیا - تو طوائف صاحبہ فرماتی ہیں کہ حقہ بولتا نہیں - ایک صاحب جواب دیتے ہیں - کیا گشا داب دوں - مگر طوائفیں بھی پرلے درجہ کی حاضر جواب ہوتی ہیں - جواب دیتی ہے کہ کیا آپنے مزید بے مزا بنگالی - حاضرین محفل میں سے ایک نے جواب دیا کہ کیا آپکو خبر نہیں - بی صاحبہ جواب دیتی ہیں - کہ ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے پوری حقیقت بیان کی تھی - جواب حاضرین محفل - حرارت پہلے درجہ کی پائی ہوگی - جواب طوائف - ڈگری خوب پائی تھی - جواب حاضرین جلسہ - یہ آپ ہی کے درسگاہ کا اثر ہے - آخرکار اسی جواب سے بل صاحب دانت نکال کے رہگئیں ✦ راقم ایس - ای - سی - سنگر دستی مہرانوی

بیرسٹر صاحب پاگل خانہ میں

رات کے ٹھیک ٹھیک بارہ بجکر کا سناٹا ہوگیا ہے - یعنے ساڑھے بارہ بجے ہیں - بوجہ ایام بارش ستاروں کا پتہ تو نہیں چلتا ہے - لیکن بجلی چمک چمک کر یہی پتہ دے رہی ہے کہ میں ابھی ابھی گرتی ہوں - اور لمحہ میں نشہ خوار عیاش زانی فاسق بدکاروں کا فیصلہ تمام کرکے جہنم واصل کرتی ہوں - مابدولت آرام کا ٹوکرا اپنے بستر استراحت پر دھرے حشرات الارض کی دلخراش آواز کو بڑی ہی بدوضعی سے سن رہے ہیں - اتنے میں ایک طرف سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو چلی تو ماعلیہ الخواب پر غور کرنے سے بیشتر نیند کا الیبیلا جھونکا آ بیٹھا - پھر کیا تھا

نہ سدھ بدھ کی لی اور نہ منگل کی لی ✦ نکل راہ بس گھر سے جنگل کی لی

اب عالم خوابی میں کیا ملاحظہ فرماتا ہوں - ذرا ملاحظہ بھی ہو - وہ ہوتا

میں یعنی ہم - ہم یعنی میں - اپنے بستر استراحت سے چونککر تہ پیچ جانب بھاگا جاتا ہوں اور کچھ لوگ ہمارے پیچھے بے تحاشا دوڑے چلے آتے ہیں - بس عنقریب تھا کہ میں گرکر پکڑا جاتا - تگیں تھا میں اسٹوڈنٹ - یار کوہ چار کا ووٹ بنا دوسری جانب ایک باغیچہ میں دھک پڑا - یہ باغیچہ اپنی قدرتی طرز سے پھلتا پھولتا نظر آتا ہے - جسکے لانبے لانبے درخت اور سرخ سرخ پھل پتہ دے رہے ہیں کہ یہ باغیچہ قدرتی نہیں ہے بلکہ کچھ ہے - اسی باغیچے کے بیچوں بیچ میں ایک جھونپڑا کھنگرے کا نصب ہے - جس میں سنئے نینش کے لوگ عجیب وضع سے بیٹھے نظر آتے ہیں اور سامنے داڑھی کا شکل اور کچھ لوگ جھنڈیاں بھری نظر آتی ہیں - اور پاروں کی گردنوں میں دھوکیاں اور ہاتھوں میں چوڑیاں اور پیروں میں گھونگرو لپٹا نظر آتا ہے - اس وقت نہیں ان لوگوں کی اشخاصوں کو نہیں معلوم کدھر چھپا دیا ہے یا روز ازل ہی ان لوگوں کو شرم و لحاظ عطا نہیں کیا تھا - جو یہ لوگ اس وقت تمام کرتوتوں کی خدمیں تھا ہاں بازار سے بھی زیادہ زیادہ دیئے گئے ہیں - انہیں چلتے پھرتوں کے درمیان میں ایک بیرسٹر صاحب تندوری روٹی سر پر دھرے اور ایک طبلہ کو بجا رہے نغمہ میں مخمور ✦

راقم مجنون دہلوی